مشفق خواجہؒ

غزل

کیا بات ہے پھرتے ہو پریشاں کئی دن سے
اے مشفقِ من سلّمۂ اللہ تعالیٰ

افسردہ و پژمردہ نظر آتے ہو ہر دم
چہرے پہ وہ رونق ہے نہ آنکھوں میں اُجالا

رہتے ہو سدا شعلہ بجاں گوشے میں اپنے
پیتے ہوئے زہرِ غمِ ہستی کا پیالہ

یوں مہر بلب رہتے ہو جیسے کوئی تصویر
کیا ہو گئے گفتار کے وہ لُو لُوئے لالا

غم ہائے دروں سے ترا احوال ہے ایسا
صدموں سے عمارت کوئی جیسے تہہ و بالا

کیا ماہ وشوں سے تجھے پہنچا کوئی صدمہ
یا زہرہ جبینوں نے تجھے دل سے نکالا

کیا چھین لیا دل کا سکوں تجھ سے کسی نے
یا روٹھ گیا کوئی ترا چاہنے والا

کچھ منہ سے کہو تو کھلے احوالِ مصیبت
دکھ ایسا بھی کیا جو ہو زمانے سے نرالا

(مطبوعہ: ''قومی زبان'' مارچ ۲۰۰۵ء)